سوال

کچھ لوگ اکٹھے ہوکر سورۃ یس کی اجتماعی تلاوت کرتے ہیں اوران میں سے ایک شخص ہاتھ اٹھاکر دعا کرتا اورباقی اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں، یہ قرآت معین تعداد میں ہوتی ہے کیا قرآن وسنت میں اس کی تائید میں کوئی دلیل ملتی ہے ؟

جواب

الحمد للہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کوجمع کرکے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اورانہیں نصیحت فرماتے اورانہیں تعلیم دیتے اورخیر وبھلائی کی جانب ان کی راہنمائی فرمایا کرتے تھے، اوربعض اوقات جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کی آیات پڑھتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سجدہ کرتے اورصحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے

اوربسا اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کوقرآن مجید کی تلاوت کا کہتے اورخود اس کی تلاوت سماعت کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دن فرمایا :

"اے عبداللہ مجھے قرآن مجید پڑھ کرسناؤ"

انہوں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کیسے پڑھوں حالانکہ آپ پر توقرآن مجید نازل کیا گیا ہے ؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں"

عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء کی تلاوت کی اورجب اس آیت :

(فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا) النساء (41) پرپہنچا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر دوڑائی تو آپ کی آنکھوں نے آنسو بہہ رہے تھے

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے اس ہولناک منظر اور موقف کی بنا پر رونے لگے

چنانچہ جب کچھ بھائی کسی مجلس یا جگہ جمع ہوں اوروہ قرآن مجید میں سے کچھ تلاوت کریں اوراس پر غوروفکر اورتدبر کریں اورایک دوسرے کو سمجھائیں اوریاد دہانی کرائیں تو یہ خیر عظیم ہے اوراس میں بہت بڑی فضیلت پائی جاتی ہے

اور قرآن مجید سننے والے کےلیے خاموشی اختیار کرنا مستحب ہے تاکہ وہ مستفید ہو اور غور و فکر اور تدبر کر سکے اور جب قرآن مجید کی تلاوت کے بعد اگر چاہیں تو دعا بھی کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں

لیکن ان کا تکرار کے ساتھ بار بار یس یا کوئی اور سورۃ تلاوت کرنا اس کے متعلق تو ہمارے علم میں کوئی دلیل نہیں، لیکن ان کےلیے جو آسانی سے قرآن کی تلاوت کرنا میسر ہو وہ تلاوت کریں چاہے بقرۃ سے یا کسی اور سورۃ سے، یا پھر آپس میں ابتدا سے لیکر آخر تک سارا قرآن مجید ایک دوسرے کو سنائیں یعنی ایک شخص پڑھے اور دوسرا سنے اور پھر دوسرا سنے اور باقی سنیں یا پھر ایک شخص پڑھے اور پھر وہی سورۃ دوسرا شخص اسے پڑھ کر سنائے تاکہ وہ سب مستفید ہوں اور غور و فکر اور تدبر کر سکیں

لیکن کسی ایک سورۃ کو کسی مخصوص کر کے متعین تعداد میں پڑھنے کے متعلق میرے علم میں کوئی دلیل نہیں، اور اسی طرح میرے علم میں تو نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اجتماع میں ہاتھ اٹھاتے اور صحابہ کرام آپ کی دعا پر آمین کہتے ہوں، بہتر یہی ہے کہ بغیر ہاتھ اٹھائے جو آسانی کے ساتھ کی جا سکتی ہے وہ کی جائے، اور یہ اجتماعی نہ ہو

بلکہ ہر شخص خود دعا کرے، ہمارے علم کے مطابق سنت یہی ہے، لیکن مجلس میں بیٹھے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ تدبر کرے اور سمجھے، اور تلاوت سمجھ کر کرنا مقصود ہونا کہ صرف پڑھنا

لیکن مومن اس کا خیال کرے کہ جو پڑھ رہا ہے یا سن رہا ہے اس پر غور و فکر اور تدبر کرے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اس کتاب کو ہم نے آپ کی طرف بابرکت بنا کر نازل کیا ہے تاکہ اس کی آیات پر تدبر کریں اور عقلمندوں کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ص (29).

چنانچہ قرآت کا مقصد یہ ہے کہ جو پڑھا جا رہا ہے اسے سنا جائے اور اس پر غور و فکر اور تدبر کیا جائے، اور اس پر عمل کیا جائے اور اس سے فائدہ حاصل کیا جائے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ توفیق وہدایت سے نوازے " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ باز رحمہ اللہ.